سوال

(115) اجنبی عورت کے ساتھ خلوت حرام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ اجنبی عورتوں کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے تساہل سے کام لیتے ہیں مثلاً اگر کوئی شخص اپنے کسی دوست کے پاس جائے اور وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اس کی بیوی اپنے خاوند کے اس دوست سے گفتگو کرنا شروع کر دیتی ہے، ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول دیتی ہے اور اس کے سامنے قہوہ یا چائے پیش کرتی ہے تو کیا یہ جائز ہے؟ یاد رہے اس وقت بیوی کے سوا گھر میں اور کوئی موجود بھی نہیں ہوتا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی بھی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ خاوند کی عدم موجودگی میں کسی اجنبی کو اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے خواہ وہ اس کے خاوند کا قابل اعتماد دوست ہی ہو کیونکہ اس کے معنی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کے ہوں گے اور حدیث میں ہے :

((لایخلون رجل بامرأة إلا کان ثالثهما الشيطان)) جامع الترمذي)

''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہیں کرتا مگر ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

کسی مرد کے لئے بھی یہ حرام ہے کہ اپنے دوست کی بیوی سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ اس کے لئے دروازہ کھولے اور اس کی خدمت کرے خواہ اسے اپنی امانت و دیانت پر کتنا ہی اعتماد کیوں نہ ہو کیونکہ اس بات کا بہر حال خطرہ موجود ہوتا ہے کہ شیطان دونوں کے دلوں میں کوئی وسوسہ ڈال دے۔

خاوند پر بھی یہ واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی کو منع کرے کہ وہ کسی بھی اجنبی کو گھر میں داخل نہ ہونے دے خواہ وہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :

((إیاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الأنصار یا رسول الله، أفرأیت الحمو؟ قال : الحمو الموت)) صحیح البخاري)

''عورتوں کے پاس جانے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ صحابہ نے عرض کیا : یا رسول اللہ ﷺ دیور کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا : دیور تو موت ہے۔''

''حمو'' خاوند کے بھائی یا اس کے رشتے دار کو کہتے ہیں لہٰذا اس کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے تو بطریق اولیٰ احتیاط کی ضرورت ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : ج 3 صفحہ 93

محدث فتویٰ